سلسلۂ مجلس اشاعۃ العلوم نمبر (۲۱)

اللّٰہ نور السمٰوٰت والارض

بفضل عنایات ربّ ودود و طفیل رسول اشرف المسجود صاحب مقام محمود

رسالۂ نادرہ یعنی

انوار اللّٰہ الودود
فی
مسئلۃ وحدۃ الوجود

از تصنیف ترین افاضات فاضل گرامی عارف نامی مولانا و مقتدانا شیخ الاسلام والمسلمین حقائق و معارف آگاہ مولوی حافظ حاجی محمد انوار اللّٰہ ادام اللّٰہ فیوضہ عموم کمالہ

باہتمام

مولانا ابوالد... مولوی حافظ محمد ولی الدین صاحب مہتمم مجلس اشاعۃ العلوم

در [illegible] پریس واقع [illegible] سنہ [illegible] حیدرآباد دکن [illegible] مزین گردید

مسئلہ وحدۃ الوجود

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین

یہ امر پوشیدہ نہیں کہ ہر چیز پیدا ہونے سے پہلے معدوم ہوتی ہے اور جس وقت پیدا ہوتی ہے یکایک محسوس ہوجاتی ہے۔ اب یہاں دیکھنا یہ ہے کہ کس چیز نے اُسے محسوس بنادیا اور وہ کیا چیز ہے جس کے نہونے سے وہ معدوم تھی اور اُس کے ہونے سے محسوس ہوگئی ادنیٰ تامل سے معلوم ہوسکتا ہے کہ وہ وجود ہی ہو حالت عدم میں اُس چیز کو نہ تھا اور جب دونوں میں باہمی تعلق ہوا تو وہ چیز محسوس اور موجود ہوگئی عقل اس پر گواہی دیتی ہے کہ جو چیز ایسی ہو کہ اُس کے وجود سے معدوم چیز موجود ہوجائے وہ اعتباری نہوگی بلکہ مستقل بالذات

ہوگی اس سے ثابت ہے کہ وجود جس کا ذکر یہاں ہو رہا ہے وہ مصدری نہیں کیونکہ وجود مصدری ایک اعتباری اور انتزاعی چیز ہے جس کا منشاء انتزاع دوسری چیز ہوگی۔ اب یہ دیکھنا چاہیئے کہ وہ دوسری چیز نفس شئے معدوم ہے یا اور کچھ۔ اگر نفس شئے معدوم ہو تو لازم آئے گا معدوم من حیث ہو معدوم سے وجود خیال میں آئے جو کسیطرح درست نہیں تو ضرور ہے کہ وہ دوسری شئے منشاء انتزاع وجود مصدری کا ہے وہ نفس وجود ہوگا مگر مصدری نہ ہوگا۔ بلکہ ایسا مستقل ہوگا کہ معدوم شئے کو وجود دیسکے اور منشاء انتزاع اسکے موجودیت کا بنے غرضکہ یہ وجود وجود مصدری کا منشاء انتزاع ہے اور خارج میں موجود ہے اس وجود کی معنی (ہونا) نہیں ہوسکتے جو معنی مصدری ہے بلکہ اس کی معنی مابہ الموجودیت ہے گو اس کی حقیقت سمجھ میں نہ آئے مگر اتنا تو ضرور سمجھ میں آتا ہے کہ ہر شئے معدوم کے موجود ہونے کے وقت ایک چیز ایسی اس کے ساتھ متعلق ہوتی ہے جس کی وجہ سے اسپر موجودیت کا اطلاق ہوتا ہے جب وجود کے دو معنی معلوم ہوئے تو اب ہم جہاں وجود کہینگے تو اس سے مراد مابہ الموجودیت لینگے۔ جب آپ یہ سمجھ گئے تو جو معدوم شئے وجود میں آتی ہے وہاں دو چیزیں ہونگی۔ ایک وہ معدوم جسکو وجود مل رہا ہے دوسرا وجود جسکی وجہ سے وہ معدوم شئے وجود میں آرہی ہے تو اب تمام موجودات عالم کا حال معلوم ہوگیا کہ اگر وجود سے قطع نظر کیجئے تو

وہ سب معدوم ہے۔ اور موجود ہونا اس کا صرف وجود کی برکت سے ہے۔ اب یہاں یہ بات معلوم کرنے کی ضرورت ہے کہ عالم میں بے انتہا چیزیں ہم دیکھتے ہیں جو شکل و شمائل میں ایک دوسرے سے ممتاز ہیں۔ اس کثرت کا منشار آیا وجود ہے یا وہ معدومات۔ اس میں شک نہیں کہ وجود مصدری میں کثرت ضرور ہے کیونکہ اس کا منشار ہر ایک موجود ہے جو دوسرے سے تشخص میں ممتاز ہے مگر یہ نہیں کہہ سکتے کہ وجود خارجی اور اصلی یعنی ما بہ الموجودیت میں کثرت ہے کیونکہ اس کی خاصیت تو یہ ہے کہ جس معدوم کے ساتھ ملا اُسکو موجود کر دیا۔ اس سے ظاہر ہے کہ کثرت اشیار معدومہ میں ہے۔ یہاں ایک شبہ پیدا ہوتا ہے کہ اشیار معدومہ تو معدوم ہیں اور عدم میں امتیاز سمجھ میں نہیں آتا تو اسکو یوں سمجھنا چاہیے کہ زید مثلاً جو موجود ہوا حالت عدم میں زید معدوم تھا یعنی عدم محض نہ تھا اسیوجہ سے اس کو زید معدوم کہنے کی ضرورت ہوئی۔ دیکھئے جب ہم گھر بناتے ہیں تو پہلے اس کا نقشہ ذہن میں لاتے ہیں پھر خارج میں اسکو موجود کرتے ہیں اس سے ظاہر ہے کہ خارج میں معدوم گھر وجود میں آیا نہ یہ کہ مطلق معدوم یعنی عدم محض مقصود یہ ہے کہ گو گھر خارج میں معدوم ہے مگر عدم محض نہیں اگر عدم محض ہوتا تو یوں کہتے کہ عدم کو ہم نے وجود میں لایا حالانکہ کہا جاتا ہے کہ معدوم گھر کو ہم نے موجود کیا۔ پھر وہ معدوم

گھر جب وجود میں آیا تو جس قدر آثار و لوازم اس کے خیال کیے گئے تھے اُن سب کا وجود خارج میں آ گیا۔

حاصل یہ کہ موجود گھر کے وجود سے اگر قطع نظر کیا جائے تو صرف گھر رہ جائے گا۔ جو قبل وجود معدوم تھا اور بعد وجود موجود ہو گیا۔ اسکو اُس گھر کی عین ثابت کہینگے گو کہ حالت عدم میں موجود نہیں مگر من وجہ اسکو ثبوت کا ایک درجہ حاصل ہے۔ جسکو وجود نہیں کہہ سکتے جب ہر موجود میں دو چیزیں پائی جاتی ہیں ایک وجود۔ دوسری عین ثابتہ تو معلوم ہوا کہ کثرت موجودات صرف اعیان ثابتہ کی کثرت سے ہے ورنہ نفس وجود واحد ہے۔ اسکو یوں سمجھنا چاہیئے کہ تمام عالم کے اعیان ثابتہ پر وجود محیط ہے اور وجود اُن پر ایسا ہے جیسے چادر مختلف اشیاء پر اُڑھا دی جاتی ہے۔ اور اُن اعیان ثابتہ کا ظہور صرف وجود کی وجہ سے ہو رہا ہے۔ اب تمام عالم کو خیال کریجئے کہ کہیں زمین ہے کہیں پانی اور کہیں ہوا اور افلاک وغیرہ اس مجموعہ میں وجود موجود ہے جو ایک ہے مگر ہر ایک چیز کی عین ثابتہ علحدہ علحدہ ہے اور جتنے آثار و لوازم ہر ایک کے ہیں وہ سب ہر ایک کے عین ثابتہ میں مندرج و مندمج ہیں ان کو وجود سے کوئی تعلق نہیں اور تعلق ہے تو اس قسم کا کہ ان کا ظہور بغیر وجود کے ممکن نہیں۔ محققین وجود ہی کو ذات الٰہی کہتے ہیں جو تمام عالم کی مابہ الموجودیت ہے کیونکہ اُسی سے ہر چیز کی موجودیت متعلق و وابستہ ہے گو غیریت

میں اس لفظ کا اطلاق ذات الٰہی پر وارد نہیں مگر معنی ضرور صادق آتے ہیں اور عقل بھی اسکو تسلیم کرتی ہے والعبرۃ للمعنی اس صورت میں زید مثلاً بلکہ تمام عالم معدوم ہے اور موجود ہے تو اس وجہ سے کہ وجود کے ساتھ اسکو ایک تعلق خاص ہے اگر وہ تعلق اُٹھ جائے تو اسکو پھر کسیطرح موجود نہیں کہسکتے - اب اگر ظاہر ہے تو وجود ہی ہے کیونکہ معدوم بحیثیت عدم ظاہر نہیں ہو سکتا - اگر اسکو ظہور ہے تو تعلق وجود کے طفیل سے ہے اس لحاظ سے بندہ اپنے کو فانی اور غیر موجود کہسکتا ہے اور اس لحاظ سے کہ وجود کے ساتھ اسکو تعلق خاص ہے اور نظر صرف وجود کی طرف کرے تو ہمہ اوست کا مضمون بھی صادق آتا ہے اسیوجہ سے بزرگان دین کے اقوال دونوں قسم کے وارد ہیں - حضرت شیخ اکبر رضی اللہ عنہ نے متعدد مقامات میں فرمایا ہے مَا اَنْتَ هُوَ بَلْ اَنْتَ هُوَ اگر کوئی اس خیال سے کہ وجود واحد ہے اور بزرگان دین نے ہمہ اوست فرمایا ہے اپنی حقیقت جو عین ثابتہ ہے پیش نظر نہ رکھے اور یہ کہے کہ ہمیں عبادت کی ضرورت نہیں تو حضرات صوفیہ کے نزدیک بھی وہ کافر ہے - کیونکہ خدائے تعالےٰ نے صاف فرمایا ہے کہ وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنَ اور جگہ جگہ عبادت کی تاکید فرمائی ہے اور نصوص قطعیہ کے انکار سے حضرات صوفیہ کے پاس بھی آدمی کافر ہوجاتا ہے اور وحدت وجود سے اسکو کوئی نفع

نہ ہوگا۔ کیونکہ باوجود وحدت وجود کے دنیا میں ہم دیـ [illegible]
جلاتی ہے اور اُس سے درد و مصیبت ہوتی ہے اسی طرح قیامت
میں بھی عذاب الیم ہوگا اگر وحدت وجود کا مقتضےٰ یہ ہوتا کہ کسیکو اذیت
اور ضرر نہو تو دنیا میں بھی اذیت نہوتی اور یہ کوئی نہیں کہہ سکتا کہ وحدت الوجود
کا اثر قیامت ہی میں ہوگا کیونکہ وجود دنیا و آخرت میں ایک ہی ہے
مقتضائے ذاتی اس کا بدل نہیں سکتا ہاں یہ بات اور ہے کہ
کثرت عبادت سے کُنْتُ سَمْعَهُ وَبَصَرَهُ کے مقام تک پہونچ جائے
لیکن وحدت الوجود سے کوئی تعلق نہیں وہ کثرت عبادت کا
ثمرہ ہے۔ هذا من افادة العالم العارف بالله مولانا
الحافظ الحاج المولوی محمد انوار الله مد ظله العالی
وعم فیضه المتعالی بدوام الایام واللیالی فی اثبات
وحدة الوجود۔

یہ سب کتابیں دفتر مجلس اشاعۃ العلوم مدرسہ نظامیہ شبلی گنج حیدرآباد دکن سے مل سکتی ہیں

زاد السبیل الی دار الخلیل ۔ مؤلفہ مولانا مولوی مفتی محمد سعد اللہ صاحب مرحوم
یہ رسالہ حجاج و زائرین بیت اللہ کے لئے نہایت مفید ہے۔ اس میں مناسک و
فضائل حج و عمرہ و ممنوعات و مکروہات احرام و خطبہائے حج و مقامات قبول دعا
اور مقامات متبرکہ وغیرہ کے احوال معتبر کتب فقہ سے اخذ کرکے نہایت خوبی
کے ساتھ لکھے گئے ہیں۔ یہ رسالہ پیشتر دو دفعہ چھپا تھا لیکن ابکے مجلس اشاعۃ العلوم
نے ایک جدید تہذیب اور دلکش طرز سے اسکو مرتب کرکے اپنے سلسلۂ اشاعت میں
داخل کرلیا ہے۔ چھپائی عمدہ۔ کاغذ سفید چکنا ۵۰ پونڈی۔ حجم ۳۰ صفحات قیمت ۴؍

العروۃ الوثقی ۔ مؤلفہ جناب مولوی سید غلام محمد برہان الدین صاحب قادری مہاجر
یہ رسالہ عربی زبان میں لکھا گیا ہے مؤلف سلمہ اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کی رویت مبارک اور فضائل رویت کو بہت عمدگی کے ساتھ بیان کیا ہے
اپنے رنگ میں بہت عمدہ رسالہ ہے حجم ۱۶۴ صفحات قیمت ۵؍

الوسیلۃ العظمیٰ ۔ مؤلفہ جناب سید غلام محمد برہان الدین صاحب قادری مہاجر۔ یہ رسالہ بھی سلیس
عربی زبان میں لکھا گیا ہے۔ مؤلف سلمہ اللہ نے اس رسالہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے
ذکر ولادت باسعادت کے وقت جواز قیام اور فضائل قیام کا ثبوت دیا ہے اور دلائل
عقلیہ و نقلیہ سے اچھی طرح ثابت کردیا ہے کہ قیام کی اصل علت اور لم کیا ہے۔ حجم ۳۲ صفحات قیمت ۲؍

مقاصد الاسلام حصہ پنجم

حضرت مولانا مولوی حاجی حافظ عارف باللہ محمد انوار اللہ صاحب قبلہ مدظلہ کی مفید تصانیف اور ان کے برکات سے کون واقف نہیں ہے۔ حضرت قبلہ ممدوح کی تصانیف موجودہ زمانہ کی اقتضار کے موافق حمایت اسلام کی کامل ضمانت اور علوم و برکات اسلام کی اشاعت کیلئے پوری کفیل ہیں۔ مقاصد الاسلام کے نام سے حضرت ممدوح نے ایک مفید سلسلۂ تصانیف کی بنیاد ڈالی ہے۔ انعقاد مجلس اشاعۃ العلوم کے پیشتر اس سلسلہ کے چار حصے شایع ہو چکے ہیں۔ اب مجلس نے یہ پانچواں حصہ بھی شایع کیا ہے اور دیگر حصص زیر طبع ہیں۔ اس حصہ میں تصوف، سزا، جبر، فقر و فقیری، خلافت، نبوت، اہلبیت، و صحابہ کے مفید حالات اور خلفائے راشدین کی خلافت پر نہایت عمدہ پیرایہ میں عقلی و نقلی بحثیں کی گئی ہیں اور نہایت محققانہ طرز سے ہر ایک بات ثابت کی گئی ہے۔ چھپائی عمدہ، کاغذ سفید چکنا ۵۰ پونڈی حجم ۱۶۸ صفحات قیمت ۶ ر

المعلن

محمد ولی الدین مہتمم مجلس اشاعۃ العلوم